السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص پیش امام مسجد ہوکر جلسہ ہائے احباب مثل ناچ وغیرہ کی محفل میں شریک ہو، اور بازاری طواف کا کوئی رشتہ دار فوت ہوجائے تو وہ پیش امام اس کے سوئم وغیرہ کا کھانا کھائے اور قرآن پڑھ کر طوائف سے مختانہ حاصل کرے اور وہ پیش امام اپنے ہم صحبتوں سے ظاہر کرے کہ میری کسی عورت سے ملاقات ہے اور دوست اس کے رُوبرو بیان کریں کہ یہ شخص ایسی حرکت کرتا ہے اور جب اس پیش امام سے دریافت کیا جائے تو وہ جواب دے کہ تم کو تین ماہ سے معلوم نہیں ہے اور کوئی شخص فوت ہوجائے تو پیش امام بوجہ نہ ملنے اجرت کے جنازہ کی نماز پڑھانے سے منکر ہو اور کسی میت کی لاش کو غسل دیتے ہوئے کوئی چیز میت کی چرالائے تو ایسے پیش امام کے پیچھے اقتداء نماز جائز ہے یا نہیں، ازروئے شرع حکم صادر فرمائیے، نواب عظیم درگاہ خدا سے پائیے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہوکہ جن امورمذکورہ کا پیش امام مرتکب ہے وہ امور موجب فسق شدید ہیں، لہذا پیش امام مذکور بلاشبہ فاسق ہے اور فاسق کو بالخصوص پیش امام مذکور جیسے فاسق ہو نماز پڑھنے کے لیے ہرگز امام نہیں بنانا چاہیے بلکہ کسی صالح اور اچھے شخص کو امام بنانا چاہیے۔ منتقی الاخبار میں ہے :

(ترجمہ) ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنے میں سے بہترین آدمیوں کو اپنا امام بنایا کرو، کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ترجمان ہیں۔)

نیل الاوطار میں ہے :

(ترجمہ) ''آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں، تو تمہارے امام بہترین آدمی ہونے چاہیں، کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ترجمان ہیں۔)

پس صورت مسئولہ میں پیش امام مذکور کو پیش امامی سے الگ کرکے کسی اچھے اور صالح شخص کو پیش امام مقرر کرنا چاہیے اور ہاں پیش امام مذکور اگر نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کی اقتداء کرے تو اس کی نماز ہوجائے گی مگر اس کو نماز پڑھانے کے لیے امام نہیں بنانا چاہیے اور نہ اس کو کسی مسجد کا پیش امام مقرر کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب، حررہ عبدالحق ملتانی عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

[فتاویٰ نذیریہ]

جلد01